پندرھویں صدی اقوام کے ایک ہو جانے کی صدی ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ رنومبر ۱۹۸۰ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

پچھلے دنوں میں نے بتایا تھا کہ زمانہ آ گیا ہے کہ نوع انسانی کے سب افراد ایک قوم کی طرح ہو جائیں اور سارے کے سارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”سعادت مند لوگ ایک ہی مذہب پر اکٹھے ہو جائیں گے اور تفرقہ دور ہو جائے گا اور مختلف قومیں دنیا کی ایک ہی قوم بن جائیں گی۔“

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۲۳ صفحہ ۸۴)

مختلف قوموں کے ایک قوم بن جانے کی تعلیم قرآن کریم نے دی ہے یعنی ایسی تعلیم دی ہے کہ انسانی فطرت اسے قبول کرتی ہے اور سب انسان اگر وہ سمجھیں یا انہیں ہم سمجھائیں تو ہو نہیں سکتا کہ اس تعلیم کے نور اور اس کے حسن کے ماننے سے انکار کریں۔ قرآن کریم کی ساری ہی تعلیم ایسی ہے لیکن دو ایک موٹی موٹی باتیں اس وقت میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔

بنیادی بات یہ رکھی گئی انسان کے سامنے تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ (اٰل عمران: ۶۵) جو ہے وہ نوع انسانی کو ایک کرنے کا حکم ہے کہ سارے کے سارے انسان ایک خدا کی پرستش کرنے لگیں۔ سارے کے سارے انسان

ایک خدا کی اس وقت پرستش کرنے لگیں گے جب ایک خدا کی معرفت انہیں حاصل ہو جائیں گی۔ سارے کے سارے انسان خدائے واحد ویگانہ کی اس وقت پرستش کریں گے جس وقت خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی شناخت انہیں مل جائے گی اور یہ شناخت انسان کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے طفیل ملی۔ قرآن کریم نے کھول کر خدا کی ذات کے متعلق اور اس کی صفات کے متعلق جہاں تک زندگی کا تعلق تھا حقائق انسان کے سامنے رکھے جن انسانوں نے اسلام کی نشاۃ اولیٰ میں اس حقیقت کو سمجھا ان کی زندگی اور ان کی روح اور جسم میں سے ایک ہی آواز نکلتی تھی اَحَدٌ اَحَدٌ اور مولا بس۔ خدا ہی خدا ہے سب طاقتوں والا، سب کچھ کرنے والا، جو ہوا وہ بھی اسی نے کیا جو ہوتا ہے وہ بھی وہی کرتا ہے جو ہو سکتا ہے وہ بھی اسی کے حکم سے ہو سکتا ہے۔ اس پر توکل کرنے والوں نے، سینہ و دل میں اللہ کے لئے حقیقی پیار رکھنے والوں نے دنیا کو یہ نظارہ بھی دکھایا کہ لاکھوں انسان ان پر قربان کر دیئے گئے کیونکہ اس کا جب امر ہو تو قربان کر دی جاتی ہیں کافر قومیں صداقت پر۔ یرموک کے میدان میں چار لاکھ سپاہی چالیس ہزار پر قربان ہو گئے اس معنی میں میں یہ قربانی کہہ رہا ہوں اس لیے کہ خدا تعالیٰ کا منشا یہی تھا کہ وہ ان لوگوں کی عزت کو قائم کرے اور ان لوگوں کے نصیب میں فتح ہو جو اس واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والے اور اُسی کے لئے زندگی گزارنے والے ہیں۔ جس وقت انسان کے بڑے حصہ نے طاقت کے ساتھ خدائی طاقتوں کا مقابلہ کرنا چاہا، طاقت کے ساتھ ان کی طاقتوں کو تباہ و برباد کر دیا گیا لیکن وہ جو اصل مقصد تھا کہ انسان خدا کا بندہ ہو کر زندگی گزارے آہستہ آہستہ پورا ہوتا رہا۔ اسلامی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام مسلسل ترقی کرتا چلا آ رہا ہے۔ میں یہ فقرہ اس کے باوجود کہتا ہوں کہ سپین میں ایک موقع پر شکست بھی ہوئی لیکن میں سپین کی بات نہیں کر رہا میں تو دنیا کی بات کر رہا ہوں۔ ساری دنیا میں ایک تسلسل کے ساتھ مجموعی حیثیت میں اسلام ترقی کرتا چلا گیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم جنہیں اور جن کے چند رفقاء کی جماعت کو رؤسائے مکہ، کسریٰ و قیصر کی طاقت مٹا دینا چاہتی تھی مٹائی نہیں گئی بلکہ اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا (الانبیاء: ۴۵) آہستہ آہستہ انہیں ترقی ملتی چلی گئی اور اللہ تعالیٰ نے جو نتیجہ نکالا اس کے بعد وہ

انسان کے سامنے آ گیا اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ (الانبیاء:۴۵)

مسلسل ترقی دیکھنے کے باوجود تم سمجھتے ہو کہ مسلسل ترقی کرنے والے ناکام ہو جائیں گے اور مسلسل تنزّل راہوں کو اختیار کرنے والے کامیاب ہو جائیں گے۔ عقل سلیم تو ایسا نتیجہ نہیں نکالتی۔ پھر جیسا کہ بتایا گیا تھا آخری زمانہ میں جو مسیح و مہدی علیہ السلام کا زمانہ ہے، وہ مسیح اور مہدی جس کی اپنی کوئی ذاتی حیثیت نہیں بلکہ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کا جو غلام بھی ہے، کامل مطیع بھی ہے، آپ سے کامل طور پر پیار کرنے والا بھی ہے اور حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اتنی دعائیں لانے والا ہے کہ امّتِ محمدیہ کے کسی اور فرد نے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم سے وہ دعائیں نہیں لیں اور حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کا جرنیل بھی ہے، جرنیل ہے خود شہنشاہ نہیں، ایک جرنیل ہے اپنے آقا کا اس زمانہ کے لئے اور یہ خبر دی گئی تھی کہ اُس زمانہ میں ساری قومیں ایک ہو جائیں گی۔ اس واسطے میں نے اعلان کیا کہ میرے نزدیک (جو میں دیکھ رہا ہوں) پندرہویں صدی تمام اقوام کے ایک ہو جانے کی صدی ہے اور تمام اقوام کے ایک ہو جانے کے یہ معنی ہیں کہ وہ تمام اقوام جو اسلام سے باہر ہیں حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی جو مہدی کے ہاتھ میں ہے اور تمام وہ قومیں جو اسلام کے اندر ہیں تمام تفرقے مٹا کر اور عداوتوں کو چھوڑ کر پیار اور عاجزی کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اس جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی۔ نوعِ انسان ایک قوم بن جائے گی۔ یہ ہو گا یہ ہو کر رہے گا۔ بہت سے لوگ اسے آج ناممکن سمجھیں گے مگر دیکھنے والے دیکھیں گے اور مشاہدہ کرنے والے مشاہدہ کریں گے کہ خدا نے جو بشارتیں دی ہیں وہ اپنے وقت پر ضرور پوری ہوں گی۔

اقوامِ عالم کو جو ایک قوم بننا ہے اس کے لیے پہلا اصول یہ قائم کیا گیا کہ ’’خدا ایک ہے‘‘۔ اس نے تمہیں پیدا کیا تمہاری جو بھی قابلیتیں، استعدادیں ہیں اسی کی عطا ہیں کس مقصد کے لیے پیدا کیا اور مقصد یہ ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّٰریٰت:۵۷) اس کے بندے بن جاؤ اور خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس زمانہ میں انسان اپنے مقصدِ حیات کو سمجھنے لگے گا اور اس مقصد کے حصول کے لیے اپنی زندگی کے دن گزارے گا۔

دوسرا اصول جو اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا، وہ یہ تھا کہ کامل مساوات انسانوں کے درمیان قائم کی جائے کوئی قوم سُپر (Super) اعلیٰ نہیں ہے۔ ساری قومیں ایک جیسی حیثیت رکھتی ہیں خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ایک عزّت اور دین اسلام کی رو سے ایک ایسا احترام پانے والی ہیں۔ قوم قوم میں کوئی فرق نہیں سارے بشر برابر ہیں (بشر کے معنی عربی میں مرد اور عورت کے ہیں) عظیم اعلان یہ کہ بشر بشر میں فرق لیکن ارشاد باری ہوا۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (الکھف:۱۱۱) حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم جن کی عظمت خدا تعالیٰ نے یہ قائم کی کہ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ (موضوعاتِ کبیر حرف الاسلام صفحہ ۵۹) یہ کائنات تیری خاطر پیدا کی گئی ہے۔ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم جس کو اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں سے بڑھ کر استعدادیں دیں کامل استعدادیں جو کسی اور کو نہیں دی گئیں۔ حضرت نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم جن کے لیے خدا تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ ساری کی ساری استعدادیں آپ کی کامل نشوونما پا گئیں۔ آپ کامل انسان بھی بنے، آپ کامل بادشاہ بھی بنے، آپ کامل آقا بھی بنے، آپ کامل ہادی بھی بنے، آپ کامل شریعت لانے والے بھی بنے، آپ کامل طور پر علیٰ خُلقٍ عظیم بھی ٹھہرے۔ سب اپنی جگہ درست لیکن آپ کے منہ سے خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کروایا۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کہ بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں اے مردو! اور اے عورتو! کوئی فرق نہیں۔ عظیم مساوات ہے اور اس کا ایک پہلو یہ ہے جو دوسری جگہ زیادہ واضح کیا گیا ہے وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (اٰلِ عمران:۶۵) یہ جو عدم مساوات انسانوں کے درمیان ہے اس کی سب سے زیادہ بھیانک شکل انسانی تاریخ میں یہ ہے کہ مذہبی لحاظ سے بعض کو اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ کا درجہ دے دیا گیا اور بعض کو انسان نے اپنے فیصلے کے مطابق کم درجہ دے دیا یعنی خدا تعالیٰ کا فیصلہ نہیں انسان کا اپنا ہی فیصلہ ہے۔ اُس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اتنا خون خرابہ ہوا مذہب کے نام پر کہ الامان حالانکہ اسلام نے کہا یہ تھا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ کوئی انسان کسی دوسرے کو (خدا کے علاوہ) ربّ نہیں بنائے گا۔ ربّ ایک ہی ہے۔ جس کے معنے یہ تھے کہ کسی چیز کے حصول کے لیے اپنی کسی ربوبیّت کے حصول کے لیے کسی انسان کے پاس نہیں

جائے گا نہ اس کے سامنے جُھکے گا نہ اپنی تکالیف دور کرنے کے لیے اس کے اوپر بھروسہ کرے گا وغیرہ وغیرہ لیکن بنا لیے انسانوں نے ارباب۔ لیکن اب زمانہ آ گیا کہ تمام وہ ارباب جو اللہ کے علاوہ مذہبی دنیا میں بنائے جاتے تھے ان کا خاتمہ کر دیا جائے اور اسی کو ہمارے دلوں میں گاڑنے کے لیے قرآن کریم نے اعلان کیا۔ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ (النّجم:۳۳) خود اپنے کو اور اپنوں میں سے کسی کو پاکباز نہ قرار دیا کرو تا کہ وہ ارباب نہ بن جائیں۔ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى (النّجم:۳۳) اس بات کا فیصلہ کرنا کہ کون متّقی ہے اور کون نہیں خدا کا کام ہے بندے کا کام ہی نہیں ہے۔ جب بندے کو یہ طاقت ہی نہیں دی گئی کہ کون پرہیز گار ہے، کون خدا تعالیٰ کی منشا کے مطابق اس کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی کے دن گزار رہا ہے اور کون نہیں، بندے کا کام نہیں کہ کہے فلاں متّقی اور فلاں پرہیز گار۔ بڑی خرابیاں پیدا ہوئیں اور ہو رہی ہیں اس وجہ سے فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ یہ ایک ہی مضمون ہے جسے مختلف طرفوں سے خدا تعالیٰ نے ہمارے سامنے پیش کر کے ہماری عقلوں میں جلا اور روشنی اور نور پیدا کیا ہے هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۔قوموں کے باہمی تعلقات تھے قرآن کریم کہتا ہے، کوئی قوم کسی قوم کو حقیر نہ سمجھے۔ یو۔ این۔ او کا ویٹو تو ختم کر دیا گیا۔ سُپر پاورز (Super Powers) نہیں رہیں اس آیت کے بعد۔ جب بنیں خرابی پیدا ہوئی۔ جو خرابیاں دور کرنا چاہتے تھے، جن خرابیوں سے بچانا چاہتے تھے اس سے زیادہ خطرناک خرابیاں اس ویٹو پاور نے پیدا کر دیں اور اس تصوّر نے کہ بعض قومیں بعض دوسروں پر فوقیّت رکھتی ہیں۔

اور تم میں سے کوئی دوسرے پر عیب لگا کر طعن نہ کیا کرے وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ (الحجرات:۱۲) اپنے عیب ڈھونڈو اور خدا سے استغفار اور توبہ کرو۔ دوسروں میں تمہاری آنکھ عیب دیکھتی کیوں ہے؟ حضرت مصلح موعود نے اپنے بچوں کو ’’آمین‘‘ میں بہت سی دعائیں دی ہیں اور ان میں سب سے پیاری دعا یہ ہے۔ اور اس سے زیادہ پیاری ہمیں دعا نہیں دے سکتے تھے۔ الٰہی خیر ہی دیکھیں نگاہیں دوسرے میں یہ نقص ہے اپنے نقائص دیکھو اور انہیں دور کرو تا کہ خدا کے حضور سرخرو ہو سکو وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ عیب تلاش کرنے، عیب منسوب کر دینے، آپ ہی بنا لینے کہ تم میں یہ عیب پایا جاتا ہے تم میں یہ عیب پایا جاتا ہے منع کیا اور

لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (الحجرات:۱۲) ہندو کے اثر کے نتیجہ میں یہ شروع ہو گیا تھا۔ یہ جولاہا ہے، یہ موچی ہے، یہ فلاں ہے یہ فلاں ہے حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس عیب کو اس طرح بھی دور کیا موچی ہونا کوئی عیب نہیں لیکن جو شخص خود موچی ہونے کو عیب سمجھتا ہے وہ گنہگار ہے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص اپنے آباء واجداد کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے خدا کی لعنت ہے اس پر۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو موچی ہے اس پر خدا کی لعنت۔ ہزاروں لاکھوں ہوں گے جن پر خدا کی رحمتیں نازل ہوئیں۔ خدا تعالیٰ کا دروازہ جو بھی کھٹکھٹاتا ہے کھولا جاتا ہے اس کے لیے۔ لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کے اس حکم کو توڑتا ہے کہ قوم قوم میں فرق ہے اور معزز قومیں اور بعض ذلیل قومیں ہیں اور خود ہی اپنے آپ کو ذلّت والی قوم کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اپنے خیال میں اور پھر چاہتا ہے کہ ان کی طرف منسوب نہ ہو اور ایک جھوٹ بولتا ہے اور ایسے لوگوں کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ جس قوم سے وہ نہیں مغل بن جاتا ہے، کوئی پٹھان بن جاتا ہے، کوئی سیّد بن جاتا ہے، کوئی کچھ بن جاتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا خدا کی لعنت ہے اُس پر آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو موچی ہے اس پر لعنت ہے یا جو جولاہا ہے اس پر لعنت ہے یہ تو پیشے ہیں۔ کئی سیّد ہیں جن کو زمانے نے مجبور کیا کہ وہ کپڑے بُننے لگ جائیں وہ جوتوں کی دوکان کھول لیں ان کی ذات تو نہیں بدل گئی اور سیّد ہونا تو کوئی خوبی نہیں ہے جو پیدا کرے گا وہ سیّدالقوم بن جائے گا جو نہیں پیدا کرے گا وہ معزز نہیں رہے گا۔ اس زمانے میں اس عظیم کام کے لیے کہ نوع انسانی کے دل خدا اور حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لیے جیتے جائیں پیار کے ساتھ محبت کے ساتھ، اللہ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اور حُسن دنیا کے سامنے پیش کر کے، اس کے لیے عیسیٰ اور مہدی نے آنا تھا۔ مسیح موعود مہدیٔ معہود تشریف لے آئے اور ہم نے علیٰ وجہ البصیرت ان نشانوں کو سچا پا کر جو حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مہدی علیہ السلام کے لیے مقرر کیے تھے مہدی علیہ السلام پر ایمان لائے۔ ہم ایمان لائے ہیں مہدی پر اس وجہ سے اور ایمان لانے کے بعد جن برکات کی حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُمتّ کو بشارت دی تھی کہ مہدی سے وابستہ ہیں، ان کا نظارہ ہماری آنکھوں نے دیکھا، ہمارے دماغ نے سمجھا، ہمارے دل نے محسوس کیا، ہمارے

سینوں میں ظلمات دور ہو کر نور بھر گیا۔ ہم نے کہا یہی ہے وہ شخص۔ آپ نے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا تھا کہ مہدی اسلام سے سب بدعات نکال کر خالص اور کھرا اسلام دنیا کے سامنے پیش کرے گا اور اس کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوگا کہ بعض نادان کہیں گے کہ اس نے ایک نیا مذہب بنالیا ہے۔ یہ وہ تو نہیں جو میرے آباء واجداد بتاتے رہے ہیں۔ یہ بھی دیکھ لیا ہم نے۔ مہدی علیہ السلام پر ایمان لا کر میں نے اور آپ نے کیا پایا۔ حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ہمیں حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلم سے ملایا، مہدی سے ہم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پایا۔

میں ۱۹۷۰ء میں افریقہ گیا۔ مغربی افریقہ میں ایک ملک ہے سیرالیون۔ وہاں کے ایک سیاسی لیڈر جو ایک وقت میں نائب وزیراعظم بھی رہے اُس وقت ان کی پارٹی برسر اقتدار نہیں تھی۔ ایک ریسیپشن (Reception) میں انہوں نے تقریر کی وہ سیرالیون میں سب سے بڑے مقرر سمجھے جاتے ہیں اور اس تقریر میں انہوں نے یہ کہا، ہر تین فقرے کے بعد کہتے تھے کہ میں احمدی نہیں لیکن جو حقیقت ہے اسے میں جھٹلا نہیں سکتا۔ انہوں نے کہا احمدی مبلغین کے آنے سے قبل اگر کسی مجلس میں اسلام کے متعلق کوئی بات شروع ہوتی تو ہماری گردنیں شرم کے مارے جھک جاتی تھیں ہمیں اسلام کا کچھ پتہ نہیں تھا۔ پھر یہ لوگ آئے ان سے ہم نے اسلام سیکھا، اسلام کے حُسن سے ہم شناسا ہوئے، ہم واقف ہوئے، اسلام کا نور ہم نے مشاہدہ کیا، خدا تعالیٰ کے نشان ہم نے دیکھے یہاں ان کے ذریعے سے اور اب یہ حال ہے کہ اگر کسی مجلس میں اسلام کا ذکر شروع ہو تو ہم فخر کے ساتھ گردن اونچی کرتے ہیں اور گفتگو شروع کرتے ہیں اسلام کے متعلق اور انہوں نے بہت سے نشانوں کا بھی ذکر کیا۔ اس تفصیل میں مجھے جانے کی ضرورت نہیں۔ یہ تو جو ہمارے ہمسایہ ہیں انہوں نے بھی دیکھا۔ ہم علیٰ وجہ البصیرت مہدی علیہ السلام کے احسانوں کو جانتے ہیں۔ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کوئی معمولی وجود تو نہیں ہے۔ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے متعلق ربِّ دو جہان نے یہ اعلان کیا تھا کہ دوان کو اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ (اٰلِ عمران: ۳۲) خدا سے پیار کرنا ہے میری اتباع کرو۔ اس عظیم شخصیت، اس عظیم رسول، اس خاتم النبیین سے ہمارا واسطہ قائم کردیا مہدی نے۔ اتنا بڑا احسان کیا ہم پر اور وہ جو خدا کو بھول کر ادھر ادھر قبروں پر سجدہ کرنے والے، پیروں

کی پرستش کرنے والے، دولت کے پیچھے دوڑنے والے، دولت کو خدا سمجھنے والے، سیاسی اقتدار کے سامنے گردن جھکانے والے تھے، ہمیں ساری ان چیزوں سے چھڑا کے خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کا جلال جو تھا اور اس کے جمال کے جلوے جو تھے ہماری زندگیوں میں مہدی نے دکھا دیئے۔ ہمیں مہدی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ملائے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کی تعلیم نے ہمیں خدا سے ملا دیا۔ ایک زندہ مذہب ہمیں ملا اسلام، ایک زندہ شریعت ہمیں ملی قرآن، ایک زندہ نبی ہمیں ملا محمد صلی اللہ علیہ وسلّم، ایک زندہ خدا ہمیں ملا اللہ، جو تمام صفات حسنہ سے متصف ہے اور ہماری زندگیوں میں اس کے جلوے نظر آرہے ہیں۔ دنیا کی کون سی طاقت ہے جو ہمارا رشتہ اس مہدی سے قطع کر سکے۔ کئی ہیں جو زور لگاتے ہیں لگائیں گے۔ خدا آزماتا بھی ہے، امتحان بھی لیتا ہے مگر آپ میں سے ہر شخص کو اپنے ربّ کریم سے عہد کرنا چاہیئے کہ اے خدا ادھر کی اُدھر ہو جائے، دنیا میں قیامت آ جائے تیرا دامن ہم نہیں چھوڑیں گے اور تیرے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نقش قدم کے علاوہ اور کوئی نقوش قدم ہمارے لئے نہیں ہیں جن کے اوپر ہم چلیں۔ اگر یہ نہیں، اگر زندہ خدا کے زندہ جلوے نہیں ہماری زندگیوں میں، تو یہ زندگی رہنے کے قابل نہیں ہے۔ پھر زندہ رہ کر ہم نے دنیا میں کیا کرنا ہے۔ زندگی کا تو مزا ہی اب آیا ہمیں کہ مہدی علیہ السلام کے ذریعے ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے جنہوں نے اپنی تعلیم کے ذریعے، اپنی دعاؤں کی وجہ سے، اپنے اُسوہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سے ملا دیا۔ وہ عظیم اللہ ہمارے بچّوں سے ذاتی تعلق رکھتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچّے جن کو ابھی کچھ پتہ بھی نہیں ان کو سچّی خوابیں آنے لگ گئیں۔ عظیم باتیں وقت سے پہلے بتا دیں اور وقت پر پوری ہو گئیں۔ عظیم طاقتوں والا ہے، انہونی کو پورا کر دیتا ہے۔ انہونی باتوں میں سے چھوٹی سی بات ابھی میں بتا دوں بالکل ایک چھوٹی سی ہزاروں میں سے۔ ابھی اس سفر میں ایک احمدی دوست تھے نئی شادی ہوئی تھی بچہ ہونے والا تھا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا میں نے لڑکے کا نام رکھ دیا (ویسے ہی رکھ دیا لڑکے کا نام) کہنے لگے اگر لڑکی ہوئی میں نے کہا میں ایک نام ہی رکھ چکا ہوں۔ لڑکی ہوئی تو آپ رکھ لینا۔ پیدائش سے دو ماہ پہلے لندن کی لیڈی ڈاکٹرز نے اس کو کہا کہ تیری بیوی کے پیٹ میں لڑکی ہے اب اس کے لئے انہوں نے ٹیسٹ ویسٹ نکالے ہیں پتہ لگ جاتا ہے وہ

دعویٰ کرتے ہیں پتہ لگ جاتا ہے بچّہ، بچی کا۔ اس کے دوستوں نے کہا کہ اب تو بڑی پکی بات ہو گئی تم حضرت صاحب سے کہو کہ نام بدلیں لڑکے کی بجائے لڑکی کا نام رکھ دیں۔ اس نے کہا نہیں میں نے تو نہیں کہنا جو رکھ دیا بس رکھ دیا اور دو مہینے لیڈی ڈاکٹرز اپنے پیشے اور مہارت اور تجربے کے گھمنڈ پر اور نئی تحقیق کی وجہ سے کہتی رہیں کہ اس کے پیٹ میں لڑکی ہے اور میں ابھی وہیں تھا اس کے بچّہ پیدا ہوا اور وہ لڑکا تھا۔ خدا تعالیٰ تو پیدائش سے پانچ گھنٹے پہلے بھی لڑکی کو لڑکا بنا سکتا ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ پیدائش کے بعد بھی بہت ساری لڑکیاں لڑکے بن جاتے ہیں۔ یہ اسی واسطے اللہ تعالیٰ کرتا ہے کہ وہ انسان کو بتائے کہ جو میری مرضی ہو وہ ہوتا ہے۔ اسی واسطے ہوتا ہے۔

سینکڑوں ہزاروں نشان اللہ تعالیٰ نے ہماری زندگی میں دے دیئے۔ میں تو بڑا عاجز انسان ہوں لیکن جس کی غلامی میں آ گیا اور جس کے دامن کو پکڑا مہدی کے ذریعے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم ان کا اللہ تو عاجز نہیں ہے وہ تو بڑی طاقتوں والا، بڑے غلبہ والا، اس نے تو، (تاریخ کو دیکھیں آپ) ایک دنیا جہان کو تہ و بالا کر دیا اپنے نیک بندوں کے لئے، چند ایک لے لئے بہتوں کے اوپر اپنے غصّہ کا اظہار کر دیا۔ مگر انسان تو کسی پر غصّہ نہیں کرتے ہم تو یہ دعائیں کرتے ہیں کہ اے خدا! اس زمانہ میں جیسا کہ تو نے کہا تیرا قہر کسی پر نازل نہ ہو۔ سب کو تیرے جمال تیری وحدانیت کی طرف اور تیرے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے آئیں اور دنیا ایک قوم بن جائے۔ اے خدا! ہماری زندگیوں میں بھی ایسے آثار ظاہر ہونے شروع ہو جائیں۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۷؍ستمبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۲ تا ۵)

۞۞۞